

قیام و فرار کا انحصار ایڑیوں ہی کی سلامتی پر ہے۔

میدانِ جنگ میں دو ہی صورتیں پیش آ سکتی ہیں۔ یا انسان بہت و جرات سے کام لے کر ثابت قدمی دکھائے یا نامرد بن کر بھاگ جائے، لیکن جس شخص کے پاؤں ثابت کی ایڑی زخمی ہو جائے، وہ دونوں میں سے کوئی بھی کام انجام نہیں دے سکتا اور گر جاتا ہے۔ اسی حالت اضطرار کا نقشہ مرزا نے اس شعر میں کھینچا ہے۔

مرزا نے اس سے ملتا جلتا ایک اور بھی شعر کہا ہے :

ہوے ہیں پاؤں ہی پہلے نبردِ عشق میں زخمی
نہ بھاگا جائے ہے مجھ سے نہ ٹھہرا جائے ہے مجھ سے

۴۔ لغات - جاداد : جاداد، ملکیت

شش جہت : چھ طرفین، یعنی دنیا یا کائنات۔

شرح : یہ پوری کائنات رندوں کی شراب نوشی کے لیے جاگیر ہے۔ جسے حقیقت کا کوئی احساس نہیں، وہ سمجھ بیٹھا ہے کہ یہ جہان بالکل ویران و تباہ حال ہے۔

مولانا طباطبائی فرماتے ہیں :

”بادہ سے عرفان اور رند سے عارف مراد ہے اور عالم کے خراب و ویران ہونے سے مطلب یہ ہے کہ جو شخص جلوہ حقیقت سے غافل ہے، وہ سمجھتا ہے کہ اس کا کوئی صانع اور مدبر نہیں۔“

یعنی ساری کائنات عارفوں کے نزدیک معرفت کی ایک جلوہ گاہ ہے اس کی ہر شے سے حقیقت شناس دل یہ سبق لیتے ہیں کہ اس کے پس پردہ ایک عظیم القدر صانع کی تدبیر و کار فرمائی جاری ہے۔ جو لوگ عرفان کا ذوق نہیں رکھتے، وہ سمجھتے ہیں کہ یہ دنیا ابتر، بے ترتیب اور بے سردیا